تبلیغ کا حکم اور اُس کی تعمیل

(حاجی محمد موسےٰ خاں صاحب ۔ ذناد ۱، علیگڈھ)

يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝

اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو جا پھر لوگوں کو ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی کر اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف کر اور پلیدی کو چھوڑ دے۔

غارِ حرا میں پہلی وحی کے بعد ایک روز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم راستہ میں تشریف لیجا رہے تھے کہ یکایک آپ کو آواز آئی آپ نے بائیں طرف دیکھا کچھ نظر نہیں آیا آپ نے داہنی طرف دیکھا کچھ نظر نہیں آیا آپ نے پیچھے کو دیکھا وہاں بھی کچھ نظر نہیں آیا آپ نے اوپر کو دیکھا اور آپ کو فرشتہ نظر آیا اور یا ایھا المدثر ۝ قم فانذر ۝ وربک فکبر ۝ وثیابک فطھر ۝ والرجز فاھجر ۝ یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

اس وحی میں حکم تھا "لوگوں کو ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائی کر" محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ صلعم نے ابتدا میں اس حکم کی تعمیل نہایت رازداری سے شروع کی اور سب سے پہلے اپنی زندگی کی شریک حضرت خدیجہؓ کو مسلمان کیا اور اس عمل سے یہ شرف کہ اسلام کی اولیت کی عزت طبقۂ اناث کی ایک محترم فرد حضرت خدیجہؓ کو حاصل ہے رہتی دنیا تک طبقۂ اناث کے واسطے رہ گیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اپنے شفیق چچا ابو طالب کی مرضی پا کر ان کے بیٹے علی ابن ابی طالب کو پرورش کی غرض سے اپنے پاس رکھ لیا تھا حضرت خدیجہؓ کے اسلام کے بعد حضور صلعم نے حضرت علی کو اسلام کے زمرہ میں داخل کیا جبکہ حضرت علیؓ کی عمر دس گیارہ برس کی تھی حضرت علیؓ کو یہ شرف حاصل ہے کہ طبقۂ ذکور میں وہ سب سے پہلے مسلمان ہوئے اور ابتدائے نبوت سے وفات تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام قرآن مجید جیسے جیسے نازل ہوتا گیا حضرت علیؓ برابر ایک مومن و مسلم کی حیثیت سے اس پر غور کرتے رہے نبوت سے قبل حضرت خدیجہؓ نے زید ابن حارثہ کو بطور ایک غلام کے محمد رسول اللہ صلعم

کو ہدیہ دیا تھا حضور صلعم نے مثل اپنے بچوں کے زید ابن حارث کو پالا تھا حضرت علیؓ کے بعد حضور صلعم
نے حضرت زید ابن حارث کو مسلمان کیا۔ یہ سب گھر کے لوگ تھے۔ اسکے بعد حضرت ابوبکرؓ مسلمان ہوئے
حضرت ابوبکرؓ کی تلقین سے عثمانؓ ابن عفانؓ، عبدالرحمنؓ ابن عوفؓ، سعدؓ ابن ابی وقاصؓ،
زبیرؓ ابن عوام، طلحہؓ ابن عبداللہ یہ لوگ مسلمان ہوگئے اور حضرت ابوبکرؓ کے ہمراہ بارگاہ نبویؐ میں
حاضر ہوگئے پھر عبیدؓ ابن حارث، ابوعبیدہؓ ابن جراح، سعیدؓ ابن زید، عبداللہ ابن مسعود، عمارؓ ابن یاسر
یہ لوگ مسلمان ہوئے۔ یہ اہم کام لوگوں کو ڈرانے اور اپنے رب کی بڑائی کرنے کا محمد رسول اللہ صلعم نے تین
برس تک نہایت رازداری سے جاری رکھا۔

ایک روز آپ نے بنی عبدالمطلب کی دعوت کی اس میں چالیس آدمی شریک ہوئے اس دعوت میں آپ کے
چچوں میں ابوطالب، حمزہ، عباس اور ابولہب۔ یہ لوگ جب کھانا کھاچکے تو بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس مجمع سے مخاطب ہوکر یہ تقریر کی "میں دنیا و دین کی نیکی لیکر تمہارے پاس آیا ہوں مجھے اللہ کی طرف سے
حکم دیا گیا ہے کہ تم لوگوں کو اسکی طرف بلاؤں پھر تم میں کون ہے جو میرا بار اس معاملہ میں اٹھائے اور یہ کہ
میرا بھائی اور میرا وصی اور تم میں میرا خلیفہ بنے"۔ یہ تقریر ابوالفدا سے ترجمہ کی گئی ہے اس میں لکھا ہے کہ اس پر
حضرت علیؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی "یا رسول اللہ میں اس کام میں آپ کی مدد کرونگا" اور چلتے ہوئے
ان لوگوں نے مذاق سے ابوطالب سے کہا کہ تجھے حکم دیا گیا ہے کہ بیٹے کی اطاعت کر۔ اس دعوت کے قصہ کی
طرف فتح الباری شرح صحیح بخاری میں بھی اشارہ ہے کہ یہ دعوت "وانذر عشیرتک الاقربین ۝
واخفض جناحک من اتبعک من المؤمنین (الشعرا) اور ڈرا اپنے خاندان کے قرابت والوں
کو اور جو شخص ایمان والوں میں سے تیری پیروی کرتا ہے اسکے واسطے اپنا بازو نیچا کر دے" اس آیت کی
تعمیل کی گئی تھی۔ صحیح بخاری کتاب التفسیر میں ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صفا پہاڑ پر چڑھ گئے اور آپ نے نام بنام قریش کے قبیلوں کو آواز دی۔ اس پر قریش کے مرد عورت [illegible] اور بچے

اکٹھا ہو گئے جو لوگ کسی ضرورت کے سبب سے نہیں آسکے انھوں نے قاصد بھیجے تاکہ دیکھیں کہ کیا قصہ ہے آنیوالوں میں ابولہب محمد رسول اللہ صلعم کا چچا بھی تھا حضور صلعم نے فرمایا "اگر میں تم کو اطلاع دوں کہ اس وادی میں لشکر ہے جو تم پر چھاپا مارنے کا ارادہ کر رہا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے"۔ لوگوں نے کہا ہاں ہم نے تجھے تجربہ سے سچا پایا ہے" محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا "میں تم لوگوں کو ایسے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے ہاتھوں کے درمیان ہے اپنے نفسوں کو خرید لو تم کو اللہ سے کوئی چیز بے نیاز نہیں کر سکتی ہے بنی عبد مناف تم کو اللہ سے کوئی چیز بے نیاز نہیں کر سکتی" اس مجمع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس ابن عبد المطلب آپ کی پھوپی صفیہ آپ کی صاحبزادی فاطمہ بھی تھیں محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا "اے عباس ابن عبد المطلب تجھ کو اللہ سے کوئی چیز بے نیاز نہیں کر سکتی اور اے صفیہ تجھے اللہ سے کوئی چیز بے نیاز نہیں کر سکتی اور اے فاطمہ بنت محمد صلعم تجھ کو اللہ سے کوئی چیز بے نیاز نہیں کر سکتی" آپ نے فرمایا قریش! "اپنے کو آگ سے بچا لو" بدنصیب ابولہب نے کہا (نعوذ باللہ) "تجھ پر تباہی آئے" اور ابولہب کے گڑبڑ مچانے سے مجمع منتشر ہو گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر تشنہ رہ گئی لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ شعرا کی مذکورہ آیت کی تعمیل کر دی۔

بدنصیب ابولہب کی بددعا خود اسی پر لوٹ کر پڑی اور اس پر اللہ کی جانب سے وہ تباہی آئی جو سورہ تبت یدا میں بیان کی گئی ہے کہ ابولہب اور اس کی بی بی ام جمیل نہایت غضبناک موت کا شکار ہوئے۔

سورۃ المدثر کی مذکورہ بالا آیتوں میں لوگوں کو ڈرانے اور رب اکرم کی بڑائی کرنے کے ساتھ ہی کپڑوں کی پاکی اور پلیدی کو چھوڑنے کا حکم ہے اور یہ کہ لباس پاک صاف ستھرا ہونا چاہیئے اور پلیدی سے نفرت ہونی چاہیئے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ یہ طریقہ رہا تھا حضور صلعم اس درجہ نظافت پسند تھے کہ اپنا تو درکنار دوسروں کا میلا کپڑا تک دیکھنا

گوارا نہیں فرماتے تھے تاکہ ناپاکی کا خیال بھی نہ رہے۔ ایک شخص میلے کپڑے پہن کر آیا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ناپسند فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اس سے اتنا نہیں ہوتا کہ اپنے کپڑے دھو لیا کرے۔ ایک شخص کو خراب لباس میں دیکھا تو فرمایا کہ اللہ نے دیا ہے تو صورت سے بھی اس کی نعمتوں کا اظہار کرو۔ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کرنے کا ایسا طریقہ تھا کہ جس سے آپ کے کھلے اعضا ہاتھ، منہ، سر اور پاؤں اور کلی اور مسواک کے ذریعہ سے منہ کا اندرونی حصہ اور ناک کا اندرونی حصہ ہر نماز کے وقت صاف ہوتا رہتا تھا اور یہ سورۃ المدثر کی مذکورہ آیتوں کے ساتھ ہی سورۃ المائدہ کی وضو کے طریقہ والی آیت کی تعمیل بھی ہو جاتی تھی جہاں کہا گیا ہے۔ یا ایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم و ایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو لو اور مسح کرو اپنے سروں پر اور پاؤں اپنے ٹخنوں تک"۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جمعہ کو ضرور غسل فرماتے تھے جو اس طرح ہوتا تھا کہ آپ ہر بال کی جڑ تک پانی پہنچاتے تھے اور صاف کرتے تھے۔ صفائی اور پاکیزگی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جبلت میں داخل تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزگی کو اس قدر خیال تھا ایک مرتبہ آپ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک شخص پر اس وجہ سے عذاب ہو رہا ہے کہ وہ پیشاب سے اپنے کپڑوں کی حفاظت نہیں کرتا تھا۔

آج بھی آپ کا صحیح اسوہ حسنہ یہ ہے کہ آپ کے زندگی کے مقصد قرآن مجید کو مبیّن کیا جائے اور تبلیغ عام کے حکم کو پورا کیا جائے۔ اسی کے اختیار کرنے سے قرون اولیٰ میں سب کچھ ہوا تھا اور آج اسی کے ترک نے مسلمانوں کی حالت کو خراب کر رکھا ہے۔